Fikr-o-Nasar (Islamabad) 30:1-2 (1992)

عربی مصادر سیرت (دوسری صدی ہجری تادسویں صدی ہجری)

سہیل حسن

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا یہ اعجاز ہے کہ ہر زبان، ہر زمانے میں اور سیرت کے ہر پہلو پر کتابیں تصنیف کی گئی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ذکر جو قرآن کریم سے شروع ہوا ہے وہ قیامت تک جاری رہے گا انشاء اللہ، مسلم اور غیر مسلم کی قید سے بالاتر ہو کر اصحاب علم وفضل نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ زیر نظر مضمون عربی میں لکھی جانے والی بعض قدیم وجدید کتب کے اجمالی تعارف پر مشتمل ہے۔

عربی مصادر سیرت کو ہم تین اہم شعبوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔
(۱) قرآن کریم (۲)۔ کتب احادیث (۳)۔ کتب سیرت وتاریخ۔ ان بنیادی مصادر کے بارے میں کچھ اہم امور ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱)۔ قرآن کریم:

سیرت کا سب سے اہم اور مستند ترین مصدر قرآن کریم ہے۔ قرآن میں جابجا سیرت کے بارے میں معلومات بکھری ہوئی ہیں، مثال کے طور پر آپ کی بعثت سے پہلے کی زندگی کے بارے میں ذکر ملتا ہے، وحی کی ابتداء دعوت کے مختلف مراحل کے بارے میں قرآن میں کئی جگہ تفصیلات ملتی ہیں۔

سورۃ لہب میں ام جمیل ابو لہب کی بیوی کے بارے میں ذکر ملتا ہے جسے قرآن نے حمالۃ الحطب کا نام دیا ہے۔ اسی طرح سورۃ اسراء میں اسراء کے بارے معلومات دی گئی ہیں، جنوں کا قرآن سننے کا ذکر کیا گیا، آپ کی ہجرت اور اس سے متعلق کئی امور قرآن نے واضح کئے۔

خاص طور پر غزوات کے حوالے سے تفصیل سے آیات قرآنی ملتی ہیں، غزوہ بدر، احد، احزاب، صلح حدیبیہ، فتح مکہ، غزوہ حنین اور غزوہ تبوک کے قابل عبرت واقعات قرآنی الفاظ میں

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے ہیں۔

اسی طرح دشمنان دین یہود اور منافقین کے بارے میں قرآن نے تفصیل بیان کی ہے۔ قرآن کے معجزانہ اور نادر البیان اسلوب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور معجزات کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ قرآن کریم کا اصل مقصد ان واقعات کو صرف بیان کرنا نہیں ہے بلکہ ان سے قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے درس عبرت اور بہترین نمونہ پیش کرنا ہے۔

قرآن مجید نے ان واقعات کو تاریخی انداز میں بیان نہیں کیا بلکہ قرآن نے اپنے مخصوص اسلوب بیان میں انہیں عبرت و موعظت کے لئے بیان کیا ہے۔

(۲) ۔ کتب احادیث:

محدثین کرام نے اپنی کتابوں میں جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام گوشہ ہائے زندگی سے متعلق احادیث اپنی کتابوں میں جمع کردی ہیں وہاں آپ کی سیرت طیبہ کے حوالے سے بھی گراں قدر معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ مثال کے طور پر موطا امام مالک میں کتاب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب صفتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صحیح امام بخاری میں کتاب الانبیاء کتاب بدء الوحی ،کتاب المغازی اور کتاب المناقب، صحیح مسلم میں کتاب الفضائل ، سنن ابی داوٗد میں کتاب اعلام اور سنن الترمذی میں کتاب المناقب۔ یہ صرف صحاح ستہ سے مثالیں دی گئی ہیں اگر تفصیلی جائزہ لیا جائے تو حدیث کی ہر کتاب میں ایسا کوئی نہ کوئی باب ضرور مل جائے گا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا کوئی نہ کوئی گوشہ امت کی راہنمائی کے لئے موجود ہو گا۔

کتب حدیث میں سیرت کا مطالعہ اس لئے بھی نہایت مفید اور قابل اعتماد ہے کہ ان کتابوں میں احادیث کی صحت اور ضعف کے بارے میں بھی معلوم جو جاتا ہے اور صرف صحیح روایات ہی اخذ کی جاسکتی ہیں۔ صحاح اور سنن کے علاوہ مسانید کے ذریعے سے بھی ذخیرہ احادیث کا معتدبہ حصہ حاصل کیا جاسکتا ہے اور ان مسانید میں مسند احمد ایک قابل اعتماد مصدر ہے۔ اگر صرف قرآن وحدیث کی روشنی میں سیرت طیبہ سے متعلق معلومات جمع کی جائیں تو نہایت قابل اعتماد

واستناد کتاب سیرت تیار کی جاسکتی ہے۔

(۳) کتب سیرت اور تاریخ:

عربی میں ایک بہت بڑا ذخیرہ سیرت اور تاریخ کی کتابوں پر مشتمل ہے اور ان مصادر کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

الف: ۔ کتب مغازی اور اس میں اہم کتابیں ہیں ۔ مغازی ابن اسحٰق اور مغازی الواقدی۔

ب: کتب تاریخ اسلامی: اس میں طبقات ابن سعد، تاریخ الامم والملوک للطبری شامل ہیں۔ ان کے علاوہ سہیلی کی الروض الانف، ابن کثیر کی البدایہ والنہایہ، ابن حزم کی جوامع السیرۃ بھی ملتی ہیں۔

ج: کتب دلائل النبوۃ: اور سیوطی کی الخصائص الکبری شامل ہیں ۔

د: کتب الشمائل: اس موضوع پر امام ترمذی کی الشمائل النبویہ اور قاضی عیاض کی کتاب الشفا قابل ذکر ہیں۔

ہ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بارے میں تالیف کردہ کتب: اس میں ابو الولید الازرقی کی اخبار مکہ المشرفتہ تقی الفاسی کے العقد الثمین فی اخبار البلد الامین، محمد بن اسحٰق الفاکہی کی تاریخ مکہ، ابن شبہ کی اخبار المدینہ النبویہ اور سمہودی کی وفاء الوفاء مشہور کتابیں ہیں۔

تدوین سیرت:

ابتداء سے سیرت کی تدوین مستقل حیثیت میں نہیں ہوئی بلکہ اصل تدوین حدیث نبوی کی تھی اور اسی کے نتیجے میں سیرت بھی مدون ہوتی چلی گئی، تدوین حدیث جس کی ابتداء حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حکم سے ہوئی (۱) انہوں نے اس وقت کے جلیل القدر عالم ابوبکر بن محمد بن حزم متوفی ۱۱۷ھ کو ہدایت دی کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جمع کریں (۲) اور ان کے علاوہ مملکت اسلامیہ کے دیگر علماء کو بھی لکھا کہ وہ حدیث جمع کریں ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز وفات پاگئے لیکن امت اسلامیہ کے لئے ایک عظیم الشان کام کی بنیاد رکھ گئے۔ ابن شہاب زہری فرماتے ہیں، ہمیں عمر بن عبدالعزیز نے سنن جمع کرنے کا حکم دیا تھا ہم نے اسے علیحدہ علیحدہ دفاتر میں لکھا اور انہوں نے یہ دفاتر اپنی حکومت میں ہر جگہ بھجوا دیئے (۳)

احادیث کی تدوین کے ساتھ ساتھ ایسے علماء کا ذکر بھی ملتا ہے جو سیرت اور مغازی کو جمع کرتے رہے اور اولین سیرت نگار کی حیثیت سے معروف ہوئے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عربی مصادر پر نظر ڈالنے سے پہلے ان علمائے سیرت کا بھی ایک اجمالی تذکرہ کیا جائے جنہوں نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا۔

پہلی صدی ہجری کے سیرت نگار:

(۱)۔ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ ۲۰۔ ۱۰۵ھ

خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان کے صاحبزادے ۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور تقریباً ۱۰۵ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت ابان مدینہ کے سات مشہور فقہاء میں شمار کئے جاتے تھے، روایت حدیث میں اونچا مقام تھا اور اس کے ساتھ ساتھ سیرت اور مغازی میں مدینہ کے سب سے بلند پایہ عالم سمجھے جاتے تھے۔

حضرت ابان حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں شامل ہیں، ان کے اپنے شاگردوں کی تعداد غیر معمولی تھی اور انہی میں مشہور عالم ومحدث امام محمد بن مسلم بن شہاب الزہری شامل ہیں ۔ حضرت ابان کے سیرت طیبہ پر تحریر کردہ صحیفے ان کے تلامذہ کے ذریعے سے ہم تک پہنچے ہیں (۴)

(۲)۔ حضرت عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنہ ۲۶ ۔ ۹۳ھ

حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے عروۃ بن الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ۲۶ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۹۳ھ میں وفات پائی۔

حضرت عروۃ نے اپنے والد حضرت زبیر، حضرت زید بن ثابت، اسامہ بن زید، حضرت عبداللہ بن الارقم، حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت نعمان بن بشیر، حضرت ابو ہریرۃ، حضرت معاویہ، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن الزید سے روایت حدیث کی۔

خاص طور پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اکثر جایا کرتے تھے۔ آپ حضرت عروۃ

کی خالہ ہونے کی وجہ سے ان پر بہت مہربان تھیں، بنابریں کئی روایتیں ان سے ملتی ہیں۔

حضرت عروۃ کا شمار بھی مدینہ کے فقہائے سبعہ میں ہوتا ہے۔ وہ سیرت ومغازی کے ایک مشہور عالم تھے اور تابعین کی ایک بڑی تعداد نے آپ سے علم حاصل کیا امام ابن شہاب الزہری بھی آپ کے شاگرد تھے اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان سیرت نبوی کے بارے میں آپ سے رجوع کیا کرتے تھے۔

ابن سعد کی روایت کے مطابق ہشام بن عروۃ کا کہنا ہے کہ یوم الحرۃ کے موقع پر میرے والد نے کئی کتابیں نذر آتش کردی تھیں۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تصنیف وتالیف کا چرچا عام ہو چکا تھا(۵)۔

(۳)۔ وھب بن منبہ: ۳۴۔ ۱۱۰ھ۔

ابو عبداللہ وھب بن منبہ الیمانی الصنعانی، مشہور صاحب قصص اور اخبار ۳۴ھ میں پیدا ہوئے ایک علمی گھرانے میں پرورش پائی، عمر بن عبدالعزیز کے دور حکومت میں قضا کا منصب سنبھالا اور ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

وھب نے حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید الخدری، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی اور آپ کے شاگردوں میں آپ کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمن آپ کے بھائی اسماعیل اور ہمام شامل ہیں۔

وھب بہت بلند پایہ عالم تھے اور ان کو اھل کتاب کے واقعات اور احادیث سے خصوصی شغف تھا(۶)۔ مغازی میں آپ نے ایک کتاب تصنیف کی جس کے چند اوراق حال ہی میں جرمنی کی ایک لائبریری میں ملے ہیں جن کی تاریخ کتابت ۲۲۹ھ کی معلوم ہوتی ہے۔ اور ان اوراق میں بیعۃ العقبہ، دارالندوۃ میں قریش کی بات چیت، ہجرت کے لئے تیاری اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچنے کا ذکر ملتا ہے۔ (۷)

۴۔ ابن شہاب الزہری ۵۰۔ ۱۲۴ھ۔

ابوبکر محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب الزہری الدمشقی نے سیرت کو جمع کرنے کا خصوصی اہتمام کیا۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔

وہ مدینہ میں انصاری صحابہ کے ہر گھر میں جاتے تھے اور وہاں موجود مرد، عورت، بوڑھے اور نوجوان ہر شخص سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، تعلیمات اور سیرت کے بارے میں معلومات جمع کرتے تھے ۔

یہاں تک کہ نوجوان کنواری لڑکیوں سے بھی احادیث اور سیرت کے بارے میں پوچھتے اور لکھتے جاتے تھے ۔ (۸)

امام زہری نے صحابہ کرام میں سے حضرت انس بن مالک، سہل بن سعد، ابوالطفیل السائب بن یزید اور عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

تابعین کرام میں سے حضرت سعید بن المسیب، عروۃ بن الزبیر اور عبداللہ بن عتبہ سے علم حاصل کیا۔

آپ کے شاگردوں میں امام مالک بن انس عطاء بن ابی رباح، عمر بن عبدالعزیز، امام اوزاعی، ابن جریج، امام ابو حنیفہ اور ابن اسحاق شامل ہیں۔

حدیث اور سیرت میں آپ کا ایک اہم مقام ہے اسی لئے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان کے بارے میں لکھا تھا:

ابن شہاب سے علم حاصل کرو اس لئے کہ تم ان سے بڑھ کر حدیث کا علم نہیں پا سکتے۔ (۹)

(۵) ۔ عبداللہ بن ابی بکر بن حزم: ۱۳۰ھ

عبداللہ بن ابی بکر بن محمد عمرو بن حزم مدنی آپ محدث اور مورخ کی حیثیت سے معروف تھے ۔ حضرت عمر بن العزیز نے آپ ہی کی ذمہ داری لگائی تھی کہ آنحضورؐ کی احادیث اور تعلیمات جمع کریں اور خصوصاً اپنی خالہ حضرت عمرۃ بنت عبدالرحمن انصاریہ کے پاس جو کچھ ہے اسے ضرور لکھیں ۔ یہ خاتون حضرت عائشہ کی اہم شاگرد تھیں ۔ ابو بکر بن حزم نے اس ذمہ داری کو بہت اچھی طرح نبھایا اور مدینہ میں موجود تمام احادیث جمع کیں اور اس مجموعے کو دارالخلافہ دمشق بھیجا اور وہاں اس کے مزید نسخے تیار کئے گئے اور تمام عالم اسلام کے اہم علمی مراکز میں بھیج دیئے گئے ۔ (۱۰)

یہ وہ اہم شخصیات ہیں جنہوں نے پہلی صدی ہجری میں سیرت پر کام کیا ۔ ان کے علاوہ سیرت

کے حوالے سے دو اہم شخصیات کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے تدوین سیرت میں بنیادی کردار ادا کیا اور بعد میں آنے والے سیرت نگاروں نے بھی زیادہ تر انہی پر انحصار کیا ہے ۔ وہ دو مصنف ہیں محمد ابن اسحاق اور ابن ھشام ۔

۱۔ محمد ابن اسحاق : ۸۵ ۔ ۱۵۱

ابو بکر محمد صدیق ابن اسحاق بن یسار المدنی مغازی سیرت کے قدیم ترین مصنف ہیں ان کی ولادت ۸۵ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی علمی گھرانے میں پرورش پائی۔ آپ کے والد اسحاق بن یسار عالم ، محدث اور فقیہ تھے محمد اکثر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

ابن اسحاق نے حضرت انس بن مالک کا زمانہ پایا ہے اور جن تابعین کرام سے علم حاصل کیا ان میں القاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق ، ابان بن عثمان بن عفان ، سعید بن المسیب ، نافع مولی ابن عمر عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سعید بن ابی ھند ، اور کئی حضرات شامل ہیں ۔ امام زہری کے نمایاں تلامذہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے ۔

۱۱۵ھ میں مصر کا سفر کیا اور وہاں کے علماء سے علم حاصل کیا اور پھر مدینہ واپس آگئے اور وہاں پر ۱۳۲ ھ (سقوط اموی خلافت) تک وہیں رہے وہاں سے بغداد کا سفر کیا عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور سے ملاقات کی اور کہا جاتا ہے کہ اسی کے کہنے پر آپ نے کتاب المغازی تحریر کی ۔ ۱۵۱ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

ابن اسحاق سیرت نگاری میں بلند پایہ مقام رکھتے تھے ، ابن شہاب الزہری کہتے ہیں۔

اگر کوئی مغازی کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ابن اسحاق کا علم کافی ہے ۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ اگر کوئی مغازی میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ ابن اسحاق کا محتاج ہے ۔ امام ذہبی کا قول ہے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ مغازی اور سیرت نبوی میں ابن اسحاق ہی مرجع ہیں وہ علم کا خزانہ تھے اور سیرت مغازی میں گہرا ادراک رکھتے تھے۔ المرزبانی کہتے ہیں ۔ محمد ابن اسحاق وہ اولین شخصیت ہیں جنہوں نے مغازی رسول اللہ جمع کئے اور انہیں مدون کیا۔(۱۱)

ابن اسحاق پر بعض علماء کی جانب سے تنقید بھی کی گئی لیکن کوئی بھی ایسی بات ثابت نہ ہو سکی جو کہ ان کے علمی مقام کو کم کرتی ہو ، اس لئے ان کی کتاب کو اولیت اور قبولیت حاصل ہوئی۔ اگر اس کتاب میں سے اشعار اور اسرائیلی روایات خارج کردی جائیں تو بلاشبہ یہ کتاب مستند ترین

کتاب کہلانے کی مستحق ہے۔

(۲)۔ ابن ہشام: ۲۱۳ھ ۔

ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیری

مشہور مورخ، انساب کے عالم، نحو و صرف کے ماہر، ابن ہشام کی کتاب سیرت کے قدیم ترین ماخذ میں شمار کی جاتی ہے ۔ اور حقیقت میں سیرت ابن ہشام، ابن اسحاق کی کتاب کی تلخیص و تہذیب ہے ۔ ابن ہشام اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: وہ تمام امور جن کا ذکر ابن اسحاق نے اپنی کتاب میں کیا ہے لیکن ان کا سیرت نبوی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ قرآن میں اس کا کوئی ذکر ہے اور نہ ہی اس کتاب میں اس کا کوئی سبب یا تفسیر ہے تو اس کو میں اس کتاب میں ذکر نہیں کروں گا۔

اس طرح ابن ہشام نے تمام غیر متعلقہ امور اور غیر مستند چیزیں اس کتاب میں سے خارج کر کے یہ کتاب از سر نو مرتب کی ہے۔ (۴)

سیرت ابن ہشام کو محقق حضرات کی خصوصی عنایت حاصل رہی اور اب تک اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، اور اس کی شرح تہذیب و تلخیص اور تحقیق پر کافی کام ہوا ہے ۔

دوسری صدی سے لے کر دسویں صدی ہجری تک عربی مصادر سیرت

دوسری صدی ہجری:

دوسری صدی ہجری میں قابل ذکر کتاب صرف سیرت ابن اسحاق نظر آتی ہے ۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ یہ سیرت کے اولین ماخذ میں شامل ہے یہ کتاب مکتبہ ظاہریہ دمشق میں قلمی صورت میں موجود ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۶۷ء میں ڈاکٹر حمیداللہ کی کوشش سے رباط سے شائع ہوئی ۔ اس کے بعد ۱۹۷۸ء میں بیروت سے سہیل زکار کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی۔

تیسری صدی ہجری:

۱۔ سیرت ابن ہشام: دنیا کے مختلف مکتبات میں اس کتاب کے قلمی نسخے موجود ہیں، پہلی مرتبہ یہ کتاب ۱۸۵۸ء میں جرمن مستشرق کی کوشش سے شائع ہوئی، ۱۹۵۵ء میں قاہرہ سے بہترین

تحقیق کے ساتھ شائع کی گئی۔

۲۔ الطبقات الکبری۔ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی، کاتب الواقدی متوفی ۲۳۰ھ۔

محمد بن سعد نے اس کتاب کو طبقات میں تقسیم کیا ہے۔ سیرت نبوی بیان کرنے کے بعد صحابہ اور تابعین کاذکر سن وار بیان کیا ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ مغربی مستشرقین کی کوشش سے ۱۹۰۵۔ ۱۹۲۱ کے درمیان شائع ہوئی، دوبارہ یہی ایڈیشن بیروت سے ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا، حال ہی میں اس کا باقی ماندہ حصہ جو کہ پہلے شائع نہیں ہو سکا تھا ایک شامی محقق زیاد منصور کی تحقیق کے ساتھ علیحدہ شائع ہوا ہے۔

چوتھی صدی ہجری:

۱۔ السیرۃ النبویہ۔ ابو جریر محمد بن الطبری (ت ۳۱۰ھ)۔

کی یہ کتاب مستقل شکل میں موجود نہیں ہے بلکہ ان کی تاریخ کی مشہور کتاب:

تاریخ الرسل والملوک کے دوسرے اور تیسرے اجزاء پر مشتمل ہے۔ قاہرہ سے ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔

پانچویں صدی ہجری:

۱۔ جوامع السیرۃ: امام ابن حزم علی بن احمد (ت ۴۵۶ھ) کی سیرت پر ایک مختصر اور جامع کتاب ۱۹۵۶ء میں قاہرہ سے اور ۱۹۸۱ء میں بیروت سے تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی۔

۲۔ الدرر فی اختصار المغازی والسیر۔ ابن عبدالبر یوسف بن عبداللہ القرطبی (۴۶۳ھ)۔

مشہور اندلسی عالم اور مورخ ابن عبدالبر کی سیرت پر اہم کتاب قاہرہ سے ۱۹۶۶ء میں شوقی ضیف کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی۔

چھٹی صدی ہجری:

۱۔ السیرۃ النبویہ: حافظ ابن عساکر علی بن الحسن (ت ۵۷۱ھ) کی یہ تصنیف ان کی شہرہ آفاق کتاب تاریخ دمشق میں شامل ہے، اصل کتاب مکتبہ ظاہریہ میں قلمی صورت میں موجود ہے۔ اب یہ کتاب تحقیق کے ساتھ المجمع العربی دمشق سے شائع ہو رہی ہے۔

۲ ۔ الروض الانف فی شرح سیرۃ ابن ہشام۔ عبدالرحمن بن عبداللہ السہیلی الاندلسی (ت۵۸۱ھ) ۔

اس کتاب میں سیرت ابن ہشام کی تشریح کی ہے ‘ کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے‘ قاہرہ سے سات جلدوں میں عبدالرحمن الوکیل کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

۳ ۔ ابو الفرج عبدالرحمن ابن الجوزی (۵۹۷ ھ) کی تصانیف : ابن الجوزی نے سیرت کے مختلف موضوعات پر کئی کتابیں تحریر کیں۔

۱ ۔ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مختلف مکتبات میں قلمی نسخے موجود ہیں ۔ ۱۳۳۰ ھ میں بیروت سے شائع ہوئی ۔

۲ ۔ تلقیح فہوم الاثر فی التاریخ والسیر۔ مطبوعہ شکل میں موجود نہیں ہے۔

۳ ۔ السیرۃ النبویۃ : ابن الجوزی کی تاریخ الملوک والامم کا سیرت نبویؐ پر مشتمل حصہ۔

۴ ۔ عیون الحکایات فی سیرۃ سید البریات ۔ بعض مکتبات میں قلمی نسخے موجودہیں۔

۵ ۔ الوفا فی سیرۃ المصطفی ۔ قلمی شکل میں موجود ہے ۔

۶ ۔ اسماء رواۃ الصحابہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ قلمی مخطوطہ ترکیا میں موجود ہے۔

۷ ۔ منہاج الاصابۃ فی محبۃ الصحابہ ۔ مطبوعہ شکل میں موجود نہیں ہے۔

۸ ۔ شرف المصطفیٰ (شاید یہ وہی سابقہ کتاب الوفا فی سیرۃ المصطفیٰ ہے) ترکیا میں قلمی نسخہ موجود ہے۔

ساتویں صدی ہجری :

۱ ۔ السیرۃ النبویہ ابن الاثیر عزالدین علی بن محمد (ت ۶۳۰ھ) کی کتاب کامل التواریخ کے دوسرے حصے میں سیرت نبوی کا ذکر ملتا ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب ۱۲۹۰‘ ۱۳۰۱ ھ میں قاہرہ سے شائع ہوئی‘ ۱۳۴۹ھ المنیریہ سے اور ۱۳۸۵ ھ میں بیروت سے شائع ہوئی ۔

۲ ۔ الاکتفا فی مغازی المصطفی وا ثلاثۃ الخلفا۔ القاضی الحافظ سلیمان بن موسی الکلاعی (ت ۶۳۴ھ) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے غزوات اور خلفائے راشدین کے عہد کی جنگوں کا تذکرہ ملتا ہے ۔ ۱۹۶۸ ۔ ۱۹۷۰ میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

۳۔ محاضرات الابرار ومسامرات الخیار۔ ابن عربی، محی الدین محمد بن محمد (۶۳۸ھ) قاہرہ سے ۱۹۳۱ میں شائع ہوئی۔

۴۔ المنتقی من اخبار المصطفیٰ۔ مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ ابن تیمیہ (ت ۶۵۲ھ) قاہرہ سے ۱۹۳۱ء میں شائع ہوئی۔

۵۔ السیرۃ النبویہ۔ النووی محی الدین بن شرف (ت ۶۷۶ھ) کی کتاب تہذیب الاسماء واللغات کے ہمراہ قاہرہ سے شائع ہوئی اس کے بعد مستقل حالت میں ۱۹۸۰ میں دمشق سے شائع ہوئی۔

آٹھویں صدی ہجری:

۱۔ عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر۔

محمد بن محمد بن سید الناس ت ۷۳۴ھ) کی سیرت پر مشہور اور اہم کتاب، ۱۳۵۶ھ میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

۲۔ السیرۃ النبویہ:

الحافظ الذہبی، محمد بن احمد عثمان الدمشقی (ت ۷۴۸ھ) کی سیرت پر مستقل کتاب نہیں ہے بلکہ ان کی تاریخ الاسلام کے پہلے دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ شروع میں قاہرہ سے شائع ہوئی، دوبارہ تحقیق کے ساتھ ۱۹۷۳ء میں شائع کی گئی۔

۳۔ الاشارۃ الی سیرۃ المصطفیٰ و آثار من بعد من الخلفا۔ الحافظ علاء الدین مغلطای بن قلیج (ت ۷۶۴ھ) کی کتاب کے قلمی نسخے دنیا کے مشہور مکتبات میں موجود ہیں، ۱۷۶۹ء میں قاہرہ سے طبع ہوئی۔

۴۔ السیرۃ النبویہ:

الصلاح الصفدی: خلیل بن ایبک (ت ۷۶۴ھ)

سیرت کی یہ کتاب مصنف کی (الوافی بالوفیات) کے پہلے حصے پر مشتمل ہے، استنبول سے ۱۹۳۰ میں شائع ہوئی۔

۵۔ السیرۃ النبویہ:

ابن شاکر الکتبی الدمشقی (ت ۷۶۴ھ) کی اصل کتاب: عیون التواریخ کے پہلے حصے میں

سیرت نبی شامل ہے، ۱۹۸۰ء میں قاہرہ میں طبع ہوئی۔

۶۔ السیرۃ انبویہ:

الحافظ ابن کثیر الدمشقی (ت ۷۷۴ ھ) کی اصل کتاب البدایہ والنہایہ کے دوسرے حصے سے لے کر ساتویں حصے پر مشتمل ہے، ۱۳۵۱ھ میں قاہرہ سے پہلا ایڈیشن شائع ہوا، اس کے بعد ۱۹۶۴ء-۱۹۶۹ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن اصل کتاب سے علیحدہ چار حصوں میں شائع کیا گیا۔

۷۔ الفصول فی اختصار سیرۃ الرسول:

الحافظ ابن کثیر الدمشقی (ت ۷۷۴ ھ) حافظ ابن کثیر کی سیرت پر مختصر کتاب قاہرۃ سے ۱۳۵۷ھ میں شائع ہوئی، دمشق سے اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۰ء میں بہت خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا۔

نویں صدی ہجری:

۱۔ امتاع الاسماع بالرسول من الانباء والاموال والحفدۃ والمتاع۔ احمد بن علی المقریزی (ت ۸۴۵ ھ) کی یہ کتاب ۱۹۴۱ء میں قاہرہ سے علامہ محمود شاکر کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی۔

۲۔ بہجتہ المحافل وبغیتہ الاماثل فی تلخیص المعجزات والسیر والشمائل۔ یحیی بن ابی بکر العامری (ت ۸۹۳ ھ) کی یہ کتاب ۱۳۳۰ ھ میں قاہرہ سے پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ دوبارہ مدینہ منورہ سے اسی ایڈیشن کو شائع کیا گیا۔

دسویں صدی ہجری:

۱۔ الدرۃ المفیتہ والعروس المرضیتہ فی السیر۔

یوسف بن حسن بن عبدالہادی الصالحی الدمشقی (ت ۹۰۹ ھ) کی اس کتاب کے قلمی نسخے کئی عالمی مکتبات میں موجودہ ہیں، مطبوعہ شکل میں ۱۲۸۵ھ میں آئی، اور ایک ایڈیشن بمبئی سے ۱۲۸۹ھ میں شائع ہوا۔

۲۔ غایہ السول فی سیرۃ الرسول۔

عبدالباسط بن خلیل بن شاہین الملطی (ت ۹۲۰ھ) کی یہ کتاب ۱۳۲۸ھ میں ترکیا سے شائع ہوئی۔ مخطوط شکل میں کئی مکتبات میں موجود ہے

۳۔ المواہب اللدنیتہ بالمنح المحمدیہ فی السیرۃ النبویہ۔

امام شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی (ت ۹۲۳ ھ) کتاب کے قلمی نسخے کئی کتبات میں موجود ہیں، ۱۳۲۶ھ میں مصر سے شائع ہوئی ۔

۴ ۔ سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد۔ محمد بن یوسف الدمشقی الشامی (ت ۹۴۲ ھ) کی یہ کتاب (السیرة الشامیہ) کے نام سے بھی معروف ہے ۔ مولف نے ۳۰۰ کتابوں سے انتخاب کر کے اس کو مرتب کیا ہے ۔ ۱۹۷۱۔ ۱۹۷۵ میں قاہرہ سے مصطفیٰ عبدالواحد او ر دیگر محقق حضرات کی کوشش سے شائع ہوئی ۔

۵ ۔ الخمیس فی احوال انفس نفیس ۔

قاضی حسین بن محمد الدیار بکری ۔ نزیل مکہ (ت ۹۶۶ھ) کی یہ کتاب سیرت نبوی اور خلفائے راشدین کی سیرت پر مشتمل ہے، قاہرہ سے ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوئی ۔

دسویں صدی کے بعد جو کتابیں معرض وجود میں آئیں ان میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱ ۔ انسان العیون فی سیرة الامین المامون ۔

علی بن برہان الدین الحلبی (ت ۱۰۴۴ ھ) کی یہ کتاب (السیرة الحلبیہ) کے نام سے بھی معروف ہے، اس میں مولف نے ابن سید الناس کی عیون الاثر اور السیرة الشامیہ کی تلخیص پیش کی ہے، اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، پہلی مرتبہ ۱۲۷۵ ھ میں شائع ہوئی پھر ۱۲۹۲ ھ اور اس کے بعد ۱۹۶۴ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی ۔

۲ ۔ اسعاف الراغبین فی سیرة المصطفی وفضل اهل بیته الطاهرین۔

محمد بن علی الصبان (۱۲۰۶ھ) کی یہ کتاب مصر سے ۱۳۲۴ ھ میں شائع ہوئی۔ (۱۳)

حواشی

۱۔ فتح الباری ۱ / ۲۰۴

۲۔ سنن الداری ۱ / ۱۳۶، تقیید العلم ص ۱۰۵۔

۳۔ جامع بیان العلم وفضلہ ۱ /۷۶۔

۴۔ دراسات عن السیرۃ النبویہ ص ۸۲، منقول از: تہذیب التہذیب ا/ ۹۷، الطبقات الکبری ۵ / ۱۵۱، ۵ / ۱۷۹۔

۵۔ دراسات فی السیرۃ النبویہ ص ۸۳ ۔ منقول از : وفیات الاعیان ۲ / ۴۲۰، الطبقات الکبری ۵ / ۱۷۹، خلاصۃ تہذیب الکمال ص ۲۶۵۔

۶۔ دراسات فی السیرۃ النبو یہ ص ۸۴ ۔ منقول از: تذکرۃ الحفاظ ۱ / ۱۰۰، الطبقات الکبری ۵ / ۵۴۲۔

۷۔ مجلۃ کلیۃ العلوم الاجتماعیۃ ۔ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ ۔ الریاض العدد الخامس : ۱۴۰۰ھ۔

۸۔ تہذیب التہذیب ۹ / ۴۴۹۔

۹۔ دراسات فی السیرۃ النبویہ ص ۸۵، منقول از، جامع بیان العلم ص ۳۷، السنۃ وکانتہا فی التشریع الاسلامی ص ۳۹۴۔

۱۰۔ دراسات فی السیرۃ النبویہ ص ۸۶ منقول از: الفہرست لابن الندیم ص۲۲۶، مختصر جامع بیان العلم ص۱۳۸۔

۱۱۔ ابن اسحاق کے بارے میں دیکھئے : وفیات الاعیان ۳ / ۴۰۶، میزان الاعتدال ۱ / ۱۱۱ و ۳ /۴۶۸ ۔ ۴۷۵ ۔ تہذیب التہذیب ۹ /۳۸، الطبقات الکبری ۷/ ۲/ ۶۷ تذکرہ الحفاظ / ۱۷۲، تاریخ بغداد ۱ / ۲۱۸۔

۱۲۔ سیرت ابن ہشام ۱ / ۲۹۔

۱۳۔ سیرت کی تمام کتابوں کے بارے میں معلومات کا ماخذ ۔ معجم ما الف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از صلاح الدین المنجد۔

مراجع ومصادر

۱۔ ابن حجرالعسقلانی ۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری ۔ نشروتوزیع رأسۃ البحوث العلمیۃ ۔ الریاض ۔
۲۔ ابن حجرالعسقلانی ۔ تہذیب التہذیب ۔ مطبوعہ حیدر آباد دکن۔
۳۔ محمد سرور بن نائف زین العابدین دراسات فی السیرۃ النبویہ۔ دارالارقم۔ برمنگھم۔ ۱۹۸۶ء
۴۔ ڈاکٹر صلاح الدین المنجد ۔ معجم ما الف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارالکتاب العربی۔ بیروت ۱۹۸۲ء ۔

* * *